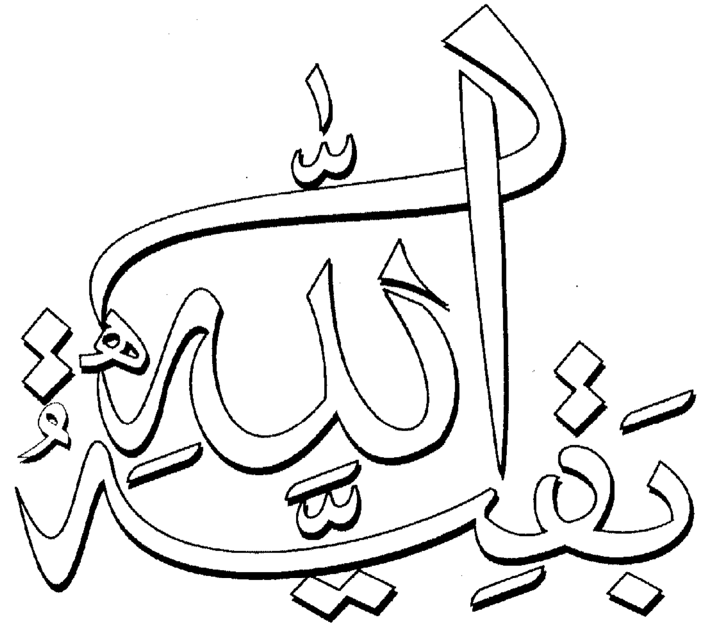

انتظار کرنا
اور
پکارنا مدعو قائد کو

وارلڈ اسلامک نیٹ ورک

انتظار کرنا اور پکارنا مدعو قائد کو

یہاں پر مولانا صادق حسن کے متعدد وعظ کا اختصار پیش خدمت ہے۔ ان میں سے چند دستیاب ہیں مندرجہ ذیل وساطت سے۔

http//www.islamic.org/av/majlis/sadiq/index.html

and

www.azadari.com

اردو میں مندرجہ بالا موضوع پر

پس منظر:

ا) انتظار کرنا کوئی غیر عملی حالت نہیں ہے۔ اس کے لئے سعی وکوشش اور عمل کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ شخصی اور معاشرتی سطح پر تبدیلیاں وجود میں لائی جائیں۔

ب) ازسرنو اظہار بھی اس کے حامیوں اور معاشرہ کے حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ ایک رہنما کو اپنے پیروؤں کے حصول کے لئے منتظر رہنا پڑتا ہے۔ جو فوراً بلا جھجک بلا پس وپیش اطاعت کرے،

ج) اللہ (جل وجلال) ایک عام سبب کی بناء پر بھی عمل پزیر ہوتا ہے اور متعدد حالات میں اثرات وحالات نیز معجزات کو عملی صورت میں ظہور میں لایا جاتا ہے۔

"اللہ لوگوں کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدلیں۔"

(قرآن پاک: باب ۱۳، آیت ۱۱)

د) تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے کہ قرآن چونکہ کتاب ہدایت ہے، اس لئے ان واقعات کو بیان کرتا ہے جن میں انسان کے لئے سیکھنے جیسے اقدار ہوں۔

ذ) حال ہی کی پاک پیغمبر (صلعم) اور مقدس امام (علیہ السلام) اس حقیقت کی نشان دہی کرتے ہیں کہ از سر نو ظہور عنقریب ہونے کو ہے۔ متعدد احادیث اس بیان کی تائید کرتی ہیں کہ آخری وقت میں ایک جلتے ہوئے انگارے کو کھلے ہاتھوں پکڑنا اپنے عقیدہ پر قائم رکھنے سے آسان تر ہوگا۔

ر) از سر نو ظہور (نشاۃ ثانیہ) آخر انجام وقوع پذیر ہوگا، چاہے ہم اس میں شریک رہیں نہ رہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح تبدیلیوں میں ہمارا کردار اور ہماری ذمہ داری کیا ہوگی۔

تاریخ اسلام کے دو بلاوے، پیغمبرؐ اور امام حسینؑ کو:

الف۔ مدینہ کے لوگوں کا پیغمبرؐ کو بلانا۔ پیغمبرؐ کو مدینے سے بلاوے آئے، پھر بھی آپؐ نے ان کو اسی وقت قبول کیا جب کافی ثبوت ملے کہ وہ خود کو بڑی حد تک سدھار چکے ہیں۔ ان میں کافی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور آپ کی آمد کے نتائج کو برداشت کرنے کی ان میں طاقت پیدا ہو چکی ہے۔ تاریخ بعد ازاں اس بات کا ثبوت رہی کہ لوگوں نے ان کو اپنے مقصد کی برآری میں کیونکر مدد کی۔

ب۔ کوفہ کے لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کو بلوایا۔ وہ سب اس بات سے واقف تھے کہ کون انصاف پرور لیڈر ہے اور ان کے دل بھی امام کو پسند کرتے تھے۔

پھر بھی جب وقت مدد آ پہنچا، تب وہ نتائج برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھے اور نہ ہی ذاتی نقصانات اٹھانے کے لئے راضی تھے۔ در اصل انہوں نے اپنے کو پوری طرح سے نہیں بدلا تھا کہ وہ ان کی پیروی کے خاطر لازمی قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں۔ وہ امام سے یہ توقع رکھتے تھے کہ وہ آئیں اور خود ہی حالات کو بدل دیں اور ان کے مسائل حل کریں اور نہ ہی وہ خود پہلے اس کی کوشش کریں۔ یہاں

تک کہ انہوں نے ایک نقلی غلط لیڈر کا استقبال کرلیا یہ فرض کرکے کہ وہی امام تھا اس کی وجہ ہے 'معرفت' کا فقدان۔

حد سے زیادہ خود اعتمادی میں ایمان کو کھو دینے کا خطرہ ہے:

ہماری موجودہ حالت (درجہ) اس بات کی قطعی ضمانت نہیں ہے کہ ہم راہِ مستقیم میں ہر دم قائم رہیں گے اور کڑی آمائشوں میں بھی راہ سے نہیں بھٹک جائیں گے۔ یہاں تک کہ محبت اور اہل بیت سے عقیدتمندی، تقدس اور عبادت بھی شائد اس بات کی یقین دہانی کے لئے کافی نہیں ہوگی کہ ہم ان کے پیرو بنیں۔ نیچے تین واقعات درج ہیں جو کھلی مثالیں ہیں!

الف) عزازیل:

آسمانوں میں ایک آواز دی جارہی تھی کہ نیک اور پاک بندگان خدا میں سے ایک عابد سب سے زیادہ لعنت زدہ ہونے جارہا ہے۔ ساری مخلوق، ہر مقام پر، متفکر تھی کہ وہ اور کوئی نہ ہوتے ہوئے وہ خود ہی ہوں۔ چنانچہ وہ سب خالق کے پاس پہنچے آسمان بالا پرتا کہ اپنی عبادت سے اس کی رضا جوئی کریں۔ عبادت کے ذریعے۔ صرف عزازیل ہی از حد زیادہ خود اعتماد تھا اور سب کی معرفت دعا کی

اپنے آپ کو چھوڑ کر اور اسی بناء پر وہی لعنت زدہ شیطان ثابت ہوا۔

ب) مامون کی خادمہ:

وہ امام کو بہت چاہتی تھی۔ لہٰذا مامون نے اس کو امام کے گھر کام کاج کے لئے بھیج دیا۔ امام کے گھر کے حالات مامون کے گھر کے حالات سے الگ تھے۔ اور وہ خادمہ صبح سویرے ہر روز نماز کے لئے اٹھنا وغیرہ حالات سے نبھا نہ سکی۔ نتیجتاً اسے امام کی خدمت کو چھوڑ کر کہیں اور جانا پڑا۔

ج) بالم بعور:

بالم بعور ایک اعلیٰ درجہ کا عالم و فاضل ہے اور اس کی دعائیں فوری طور پر مستجاب (قبول) ہوجاتیں کیونکہ اس کو اسم اعظم بخشا گیا تھا۔ اس سے بنی اسرائیل نے استدعا کی کہ وہ اللہ سے دعا کریں ان کے حق میں فتح کے لئے پیغمبر موسیٰؑ کے خلاف۔ اس نے ایسا کرنے سے انکار کردیا۔ لیکن شیطان نے اس کو بہکایا اور وہ مان گیا۔ کیونکہ اس کو دھن دولت کا لالچ دیا گیا تھا۔ الغرض اس عقیدتمندی پر آنچ آ گئی۔ اس کا ایمان جاتا رہا۔ وہ طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوکر چل بسا۔

ہم کو لازم ہے کہ ہم ہر دم اس آیت کو بار بار پڑھتے رہیں۔

اِهدِنا الصِّراطَ الُمُستَقِیمَ۔

یعنی ہمیں سیدھا راستہ دکھلا۔ کم از کم دن بھر میں ١٧ بار پڑھیں کیونکہ گمراہ کیئے جانے اور غلط راستہ پر لے جانے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔

ہماری تیاریاں:

الف: ہمارے گھر، ہمارے اعمال نیز ہمارے کردار اس بات کی شہادت پیش کرتے ہیں کہ ہم امام کا استقبال کرنے کے لئے تیار ہیں (الغرض) وہ (ہمارے گھر) اسلامی ماحول والے ہوں اور ان میں ایسی اشیاء اور ترکیبیں نہ ہوں جو ہم کو گناہ کی طرف لے جاتی ہیں۔

اگر ہم گناہوں سے دور رہنے کے لئے تیار نہیں ہیں، داڑھی منڈھوا کر، حرام موسیقی سننے سے، حجاب نہ پہننے سے وغیرہ کرتوتوں سے ہم اس قابل نہیں ہوسکتے کہ امام کے از سر نو ظہور کی تقلید میں نا کام رہیں گے۔

ہمارے بچوں کی اسلامی تعلیم کی طرف توجہ دینا انتہائی اہم معاملہ ہے۔ ہماری، جانب سے مال وزر کے جٹانے میں ہمارا انہاک اور، دنیاوی تعلیم کی طرف از حد مائل رہنا، بچوں کی تربیت پر منفی اثر ڈالتا

ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہ ہوجاتے ہیں۔

حجر ابن عدی جو کہ امام علی (علیہ السلام) کے شیعہ میں سے تھے وہ اپنے لڑکے کو اگر وہ دین سے بھٹک جاتا تو اسے قتل کر ڈالنے پر بھی آمادہ تھے۔ سورۂ کہف میں بھی بہ تفصیل ہم کو سمجھایا ہے کہ ہمارے بچوں نے مرجانا اچھا ہوگا اس کی بہ نسبت کہ وہ اپنا ایمان کھو دیں اور آخرت میں سزا کے قابل ہوجائیں۔ (از راہ کرم تفصیلات کے لئے سورۂ کہف سے رجوع کریں۔)

ب) امام حسین علیہ السلام نے دسویں محرم کو اپنے آخری خطبہ میں اپنے مخالفین سے کہا تھا کہ وہ لوگ اپنے پیٹ کے اندر حرام رزق کی بناء پر سیدھا راستہ پانے سے محروم ہیں۔

ہم اپنے لئے ایسا کھانا انتخاب کرنے میں احتیاط برتتے ہیں کہ وہ ہمارے جسم کو ضرر رساں نہ ہو اور اس کے تمام اجزاء وعناصر کی خبر رکھتے ہیں۔ اسی طرح سے ہر ایک نے محتاط رہنا چاہیئے کہ جو کھانا ہم نے خریدا ہے آیا وہ حلال روزی ہے زکوٰۃ اور خمس ادا کرنے کے بعد ہی خریدا ہے یا نہیں۔ اس طرح کی روزی میں شناخت اور امتیاز کا اثر (مادہ) ہوتا ہے اور اس سے ہم اپنے رہنما، لیڈر کا صحیح انتخاب کر کے

اس کی تقلید کر سکتے ہیں۔ ہم کو چاہئیے کہ امام کے راستہ پر چلنے کے لئے اس کا یقین کر لیں۔

ج) ذوالقرنین چاہتے تھے کہ متاثرہ قوم اس جدوجہد میں شامل ہو جس کی وہ رہنمائی کر رہے تھے۔ آپ نے یاجوج و ماجوج اور متاثرہ قوم کے درمیان روڑا حاصل کرنے کے لئے دھاتوں کے آمیزہ کے لئے جدید ترین ٹیکنالوجی (علم) کا استعمال کیا۔ اسلام کے مقصد کی برآری کے لئے وقت اور طاقت صرف کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ قوم کے حق میں اتنا ہی کافی نہ ہوگا کہ صرف پیسہ مہیا کریں۔ صرف اس سے کام نہیں ملے گا جیسا کہ سورۂ کہف کی آیات اس معاملہ پر روشنی ڈالتے ہوئے سمجھایا ہے۔ جدید ترین علم و ہنر (ٹیکنالاجی) بھی قوم کی احیاء کے لئے ضروری ہے، اس کے ساتھ ساتھ جب کہ رہنما مدد کے لئے حاضر ہوتا ہے۔ لیکن (یاد رہے کہ) اپنے ضمیر پر قابو کے بغیر ٹیکنالاجی انسانیت کی راہ میں تباہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

د) معاشرہ میں مکمل شریعت کا نفاذ ہی از سر نو ظہور کا اہم مقصد ہوگا اور اس کے لئے ایسے لوگوں کی ضرورت پیش آئے گی جو اسلامی شریعت کا پورا علم رکھتے ہیں۔ اس کے لئے

www.najafi.org/book سے مدد لیجئے۔ زیارت اربعین میں مذکور ہے کہ امام حسینؑ کے جہاد کا مقصد تھا لوگوں کو جہالت کے اندھیرے سے روشنی کی طرف لانا۔ بناء بریں حصول تعلیم انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ہم سب اپنے اپنے طور پر اپنی بساط کے مطابق کوشش کرتے ہیں لیکن ہم میں سے ہر ایک کی قابلیت الگ الگ ہے۔ بہر حال ہم کو لازم ہے سرچشمہ سے ملے جلے رہیں یعنی کہ مرجع سے مربوط رہیں۔ نہ کہ اپنے محدود علم کے ساتھ الگ الگ رہیں اور اس (علم) کو جتاتے رہیں۔

ہم کو نصیحت کی گئی، جابرؓ کے اس خواب سے جس میں اس نے ایک قطعہ پارچہ (کپڑے کا ٹکڑہ) ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ رسول اکرمؐ نے اس خواب کی تعبیر یہ بتلائی کہ آخری وقت میں لوگ اپنے اپنے اسلام کے ساتھ ٹکڑوں میں منقسم ہو جائیں گے، جس سے کسی کو بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس سے اسلام کا تصور ایک پھٹے کپڑے کا باقی رہ جائے گا۔ ہم کو لازم ہے کہ ہم اسلام کو، پورے اسلام کو، اس کے تمام ارکان کے ساتھ نہ کہ حصوں میں، اپنائیں جو کہ ان کی پوری وجہ سمجھنے کی ہم میں اہلیئت ہو یا نہ ہو۔

ذ) مختلف علاقوں کے لئے نمائندگان کی ضرورت ہوگی، جو کہ اخلاقی طور

پر اہل ہوں اور ہمیں چاہیئے کہ مختلف روحانی علتیں ہیں جیسے کہ غیبت، حسد وجلن، طمع تکبر اور نفرت وغیرہ......؟

ر) ہم واقع شدہ حالات اور واردات کے پس منظر کا جائزہ لیں اور ان کی گہرائی تک جائیں، نہ کہ سرسری طور پر جانچ لیں۔ اس ہنر کو آگے بڑھانا چاہیئے تاکہ دشمن کی حکمت عملی کا تجزیہ اور شناخت کرنے میں آسانی ہو۔

اسی طرح ہم کو چاہیئے کہ ہمارے پاس وہ ہنر ہو جس سے جھوٹ/ مطلب پرستی اور صحیح مذہبی رہنما میں تمیز کرسکیں۔ ایسے بھی دانشمندان ہوں گے جو اسلام کا تصور صحیح اسلام سے ہٹ کر پیش کریں اور اس کا جواز جدیدیت پر محمول کریں اور اسی کے ساتھ ہی ذرائع بلاغ (میڈیا) کا استعمال کریں جو اصلی علماء، مرجع ہیں اور ہوزۂ علمیہ (Houzas) ہیں وہ لوگوں کی مرضی کے مطابق اسلام میں تبدیلی کو موقع نہیں دیں گے۔ ان کے پاس طویل مدتی مطالعہ کا پس منظر ہوتا ہے۔ اس صف میں علماء اور مراجع نمائندہ شیخ بہائیؒ، شیخ مفیدؒ علامہ مجلسیؒ وغیرہ شامل ہیں۔

ز) ہم پر جو تنقید نگاری ہوتی ہے اس سے ہم کو باخبر رہنا چاہیئے اور شیعہ

اسلام کے تکونی (سہ نکاتی) بنیادوں اور اصولوں کی حفاظت کرنی چاہیئے وہ ہیں عزاداری مرجعیت اور ہمارے امام پر بھروسہ۔

ہمارا دشمن اچھی طرح جانتا ہے ان کو اور اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ شکوک وشبہات کو روبہ عمل لائیں۔ اس کے لئے وہ ہماری علمیت اور جذبات واحساسات میں کمی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ اس طرح:

س) (۱) **عزاداری:** ذرائع سے حملے ہوتے ہیں۔ (۱) مخصوص اعمال جو کہ شریعت کے متضاد ہوتے ہیں مثلاً وہ پہلو ہے جیسا کہ خواتین کا بے حجاب ہونا، نماز کا قضا کرنا وغیرہ۔ اس سے دشمنان یہ تصور لیتے ہیں عزاداری بذات خود درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے ایسی غلط فہمیاں رونما ہوتی ہیں۔ (۲) نام نہاد دانشورانہ بحث ومباحثوں کا استعمال یہ کہنے کے لئے عَلَم کے لئے چوبی ڈنڈے اور تعزیہ کی کیا ضرورت ہے اور کیوں سینہ کوبی کریں وغیرہ۔ یہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ ہم کو عزاداری کو عملی صورت میں قائم و دائم رکھنے سے باز رکھا جائے اور عزاداری کا چلن اور وجود ہی نہ رہے۔ عزاداری روحانی طاقت کا ذریعہ ہے۔

ش) (۲) **مرجعیت :** (الف) تقلید کی ضرورت پر شک وشبہہ اس بہانہ سے کہ 'ہم محض معصوم کی پیروی کرتے ہیں۔ اور مراجع قابل خطا

انسان ہیں دنیا کے ایک گوشہ میں جو بہت سارے معاملات سے خبردار نہیں ہیں جن کے بارے میں ہم کو فیصلہ کی ضرورت ہے وغیرہ۔ (ب) مختلف مراجع کے پیروؤں اور عقیدتمندوں کے درمیان آپس میں تنازعہ کھڑا کرنا۔

ص) (۳) جعلی مہدی کا ظہور مثلاً بہائی، احمدیہ اور وہابی مسلکوں کی تخلیق۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم کسی بھی دعویٰ پر جلد بازی کرتے ہوئے یقین نہ کریں بلکہ اس کو ناپ تول کر دیکھیں اور نہ کسی کا یہ دعویٰ صحیح مانیں وہ مہدی ہے حالانکہ وہ بعض معجزات بھی دکھاتے ہوں جیسا کہ کچھ نتائج (جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے)۔

ض) امام علیؑ نے ہم کو قبل از این معلوم کردیا ہے۔ بیعت نامہ (وفاداری اور تابعداری کے حلف نامہ) سے جو بارہویں امامؑ نے اپنے پیروؤں سے لیں گے۔ یہ آپ نے اپنے طور پر لکھ کر ایک نورہ میں آنے والی نسل کے لئے محفوظ کردیا تھا۔ اور اس میں ۲۵/معاملات درج ہیں جو قابل قبول اور قابل تقلید ہیں امام کے پیروؤں کے لئے۔ ان میں معمولی گناہوں سے احتراز کرنے کے علاوہ ان میں شامل ہیں کچھ اعمال مثلاً سادہ اور بے تکلف زندگی گزارنا، جائیداد اور مسافروں کو بچانا، امر بالمعروف وغیرہ۔

ط) **مسلمانوں اور شیعوں میں اتحاد و اتفاق:** ہم کو چاہیئے کہ آپسی اختلافات کو مٹانے کی سعی کریں اور ان کو اہمیت نہ دیں۔ روز بروز ہم میں فرقے پیدا ہوتے جارہے ہیں اور یہی حکمت عملی ہمارے دشمنوں کی ہے۔ ہم کو چاہئے کہ ہم تنازعات اور تفرقات کو ختم کردیں۔ اور مفاہمت اور صلح کی ہمت افزائی کریں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے ولایت کے تصور کی عقیدتمندی کو چھوڑ دیں اور ان ظلم و تشدّد کو فراموش کردیں۔ والدین اپنے بچوں کے لئے مثالی کردار (ماڈل رول) ادا کریں اور وہ اپنے بچوں کو اپنی پیروی کرنے کے لئے لگائیں اور ان کو اسلامی تاریخ سے آشنا کریں۔ اور عوام کو تنازعات اور آپسی تفرقات کے بیچ نہ لائیں۔

سفیانی (تلوار کا ڈر) اور دجال (مادی فوائد-ترغیبات):

تاریخی اعتبار سے یہی دیکھا گیا ہے کہ ظالم لوگوں (حکمرانوں) نے لوگوں کو خاموش کرنے اور غلط راستہ پر لے جانے کے لئے دو طریقہ ہائے کار کا استعمال کیا ہے۔ ایک تو ہے تلوار جس کے زور پر انہوں نے ان کو ڈرا دیا اور دوسرا ہے دولت جس سے انہوں نے لوگوں کی وفاداری کو خرید لیا۔ سفیانی اور

دجال کا کارنامہ ہوگا۔

دجال: محض مادی ترقی اور این۔جی۔او کے ظاہری ونمائشی اور بھلائی کے مقاصد کو لئے ہوئے حکومت پر مبنی حصہ ایجنڈوں کی مثال ہوسکتا ہے۔ یا ممکن ہے کہ یہ حکومتیں، افراد اور یہاں تک کہ تفریحی فائدہ والے مقاصد پر مبنی سٹیلائٹ کیبل ٹی۔وی ہیں۔ جو ہمیں اس (خدا) کے اصولوں کی خلاف ورزی کرنے پر مائل کرتے ہیں۔ اس تصور سے کہ وہ مادی پہلوؤں کو خاطر میں لائے گا اور یہ کہ روحانیت کو یکسر بھلا دے گا۔

سورۂ کہف کی تلاوت (فصل ۱۸) کو خصوصاً جمعہ کے دن اور شب میں تلاوت کرنے کی سفارش کی گئی ہے تاکہ ہر کوئی اس کے پڑھنے سے دجال کے مکر وفریب سے محفوظ رہے۔ امام حسین علیہ السلام نے ایک نیزے پر اس سورہ کو تلاوت کر کے اس پر دم کردیا کوفہ میں۔ اور اس پر ہماری توجہ مبذول کرائی کوفہ میں۔ اس سورہ میں متعدد لازمی مربوط وضروری پیغامات کی عبارتیں ہیں۔ (جس کے اردو انگریزی تراجم کو ۳ واردات میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ تراجم اصحاب کہف (اخلاص)، موسیٰ یا خضر (علم کی اہمیت اور غیر مشروط قبولیت قائد مع علم بلا اعتراضات) اور ذوالقرنین (ٹیکنالوجی کا تحصیل علم کے بعد استعمال/ خوف خدا)۔

ظہور کی بعض علامتیں:

اُس وقت جب کہ ظہور کا وقت نزدیک ہوگا، چار حرام چیزوں کو بتلایا جائے گا کہ وہ حلال ہیں۔

۱) سودخوری، نفع کے بہانے،

۲) شراب نوشی، دوا کے بہانے،

۳) موسیقی، تفریح طبع کے بہانے،

۴) رشوت، انعام واکرام کے نہانے۔

اور بھی متعدد حدیثیں ہیں جو مشہور 'انٹینا' کی دریافت کے بعد سے جاری ہیں۔ یہ سلمانِ فارسی سے متعلقہ حدیث ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ ایک آئینہ نما چیز کا استعمال حفاظت کے لئے کیا جائے گا (ممکن ہے کہ وہ CCTV ہو) اور دوسری چیز (Gadget) کا استعمال ایسا کیا جائے گا جس میں لوگ، قریب و دور سے (شاید وہ موبائیل gsm ہو) ایک دوسرے سے مواصلاتی نظام قائم کریں گے جبکہ قیامت کا دن قریب ہوگا۔

ظہور کے وقوع میں ممکنہ وجوہات، دعائیں ہماری نجات کے لئے قابل قبول نہیں ہیں:

امام انتظار میں لگے ہیں اور امام کی دعا ہمیشہ ہی مستجاب ہوتی ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی جانب سے۔

ایک مؤمن کی یہ حالت (درجہ) ہوتی ہے کہ ان کی جانب سے شریعت کی غیر پابندی کے باوجود اگر ان کا ایمان (عقیدہ) قائم ہے تو وہ گناہ میں ملوث نہیں ہے۔ گناہ تو معاف کئے جاسکتے ہیں اور نجات مل سکتی ہے چاہے وہ اس مادی دنیا کے کتنے ہی مسائل میں الجھے ہوئے کیوں نہ ہو۔

ظہور کے بعد، امام کی غیر مشروط تقلید (پیروی) نہ ہو تو اسے عقیدہ (ایمان) میں کھوٹ تصور کرلیا جائے گا۔ اور چونکہ یہ ممکن ہے، بناء بریں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ متعدد مؤمنین، اپنا ایمان ہی کھودیں اور نتیجتاً اپنی نجات کا موقع کھو دیں گے۔

ہمارا امام مؤمنین کے بارے میں فکرمند ہے اور وہ انتظار کرنے اور مؤمنین کو اپنے آپ کی اصلاح کرنے کا مزید موقع فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو ازسرنو تیار کرلیں۔ اس تاخیر کے دوران مؤمنین کو اور ان کی جانوں کو

مزید تکالیف اور دشواریوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس سے ان کے مال واملاک اور عزت وشہرت پر حرف آتا ہے اور گزرتی زندگی کے ساتھ زیادہ خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

امام کی غیر مشروط فرمانبرداری کرسکنے والے پیروؤں کی کمی:

آیت اللہ خوئی کے والد سے ایک معاملہ پیش آیا وہ یہ ہے کہ آپ نے حلاّ میں ایک چیز دیکھی جو بیک وقت مسجد، امام باڑہ، گھر یا مزار بھی ہونے کے جیسی تھی۔ اس حقیقت کا پس منظر یہ ہے کہ اس گھر کا مکین امامؑ کا سچا پیرو تھا۔ جب اس امامؑ سے اس نے پوچھا کہ آپ ازسرنو ظہور میں کیوں نہیں آتے ہو جب کہ حلاّ کی بستی میں متعدد شیعہ بستے ہیں؟ اس پر امامؑ نے اس سے کہا کہ وہ ایک مخصوص دن پر تمام عقیدتمندوں کو جمع کرلے۔ جب وہ جمع ہوئے تو ایک روشنی گیلری میں گئی ہوئی نظر آئی۔ وہاں سے ایک مخصوص مؤمن کو گیلری (بالا خانہ) سے آواز آئی۔ اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ بالا خانہ سے خون نیچے اتر رہا ہے۔ بعد اذاں دوسرے کسی مؤمن کا نام پکارا گیا۔ وہاں نیچے جمع شدہ لوگوں نے گمان کیا کہ امامؑ نے شیعوں کے سرقلم کردیئے ہیں۔ وہ چپکے سے وہاں سے ہٹ گئے۔ ان دونوں مؤمنوں نے امامؑ کو نیچے جلسہ میں آنے کو کہا امامؑ نے

جواب دیا کہ نیچے جانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ سب کے سب جا چکے ہیں (اور یہ کہ وہ خون بکروں کا تھا اور وہ کسی کے علم کے بغیر وہاں رکھ دیئے گئے تھے۔)

اس واقعہ سے یہ مظاہرہ ہوا کہ وہ مؤمنین امامؑ کے خاطر اپنی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ بلکہ ان میں غیر مشروط فرمانبرداری کی کمی تھی۔ اور وہ اپنی بلا تیاری کے امامؑ کی آزمائش کرنا چاہتے تھے۔

ایسا ہی واقعہ ۶ ویں امامؑ سے پیش آیا تھا۔ آپؑ سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ ظاہر ہو جائیں اور وہ اپنے پیروؤں میں سے ایک کی معرفت ظہور میں آئے تھے اور اس سے یہ ظاہر ہوا تھا کہ ان میں بہت کم سچے فرمانبردار تھے۔ یہ امتحان ایک حکم سے ہوا تھا کہ اس شخص کو کہا گیا تھا کہ وہ سلگتے ہوئے تنور میں سے کود جائے۔ لیکن اس شخص نے اس حکم کی پیروی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن ہارون مکی نے اس حکم کی تعمیل فوری طور پر انجام دی تھی اور وہ جل نہیں پایا تھا۔

امامؑ کی شناخت کے لئے وقت درکار ہے:

توقع یہ کی جا رہی ہے کہ سچے مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظاہر ہونے سے قبل متعدد جھوٹے مہدی ظاہر ہوں گے۔ فی الوقت ہم دیکھتے ہیں متعدد لوگوں کو جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی رہ رہ کر امام سے ملاقات ہوتی

رہتی ہے۔ موجودہ دور کی ٹیکنالوجی نے بھی یہ ممکن بنا دیا ہے کہ، اگر کسی کو سائنس کی کافی معلومات نہیں ہے تو 'معجزات' رونما کئے جائیں۔

یہ غلط فہمی عام ہو چکی ہے کہ ہم کو لازم ہے کہ پکار سنتے ہی ہم امامؑ کی طرف بھاگیں۔ یہ صحیح ہوگا صرف ان کے لئے جن کو یہ ممکن ہو کہ وہ اس کی پہچان کر سکیں کہ وہی امام کی پکار ہے اور وہ اس کی تصدیق اپنے ذاتی علم اور اپنی فہم و فراست کی بنیاد پر کریں۔ دیگر ان کو انتظار کرنا ہوگا اور اس دعویٰ کی تحقیق کرنا ہوگا خصوصی طور پر مراجع کی معرفت جن کے پاس ہماری رہنمائی کے ذرائع موجود ہیں۔

سلمان فارسیؓ جس کو پیغمبرؐ کے ظہور کے لئے ۲۰۰ / برس تک انتظار کرتے رہنا پڑا تھا اور اس نے ۳ یکے بعد دیگرے ہفتوں کے دوران عمل پذیر رہنا پڑا تھا اور ملاقاتیں کرنی پڑی تھیں اس سے پہلے کہ اس کے پاس جو نشانیاں پہلے سے موجود تھیں ان کی کسوٹی پر پیغمبری کی تصدیق کی جائے۔

ایک اور بس ایک آخری طریقۂ کار امام کی شناخت کا یہ ہوگا کہ یہ ظہور حضرت عیسیٰؑ کے قالب میں رونما ہوں گے، جن کی پیدائشی تاریخ کا تعین نہیں ہے۔

امامؑ کی تمام حرکات کو معقولیت پر فرض کرنا:

یہ بھی گمان غالب ہے کہ منتظرین یا پکارنے والے امامؑ کے خلاف ہوجائیں جبکہ وہ از سرنو ظہور پزیر ہوجائیں گے۔اس کی دو وجوہ ہیں:

(الف) متوقع طرز زندگی کو اختیار کرنے سے گریز۔

(ب) دیگران کے مقابلہ میں موافق درجہ (خصوصاً غیر عقیدتمندوں اور پیروؤں کے مقابلہ میں) کی توقع اور اس کا مہیا نہ ہونا۔یعنی برتری کا احساس۔

اس طرح اس سے پہلے بھی ہو چکا ہے جیسا کہ قرآن فصل ۲، آیت ۸۹ میں واضح کرتا ہے۔

"اور جب ان کے پاس اللہ کی جانب سے کتاب آئی اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہ وہ جو کہ ان کے پاس ہے اور اس سے بھی پیشتر وہ ان کے خلاف جو ایمان والے نہیں ہیں ان کے بارے میں دعا کرتے تھے ان کے اوپر ان کو فتح و نصرت حاصل ہو، لیکن جب ان کے پاس (پیغمبر) آئے جس کو انہوں نے نہیں پہچانا، اس پر یقین نہیں کیا۔تو (اسی لئے) ان ایمان نہ لانے والوں پر اللہ کی جانب لعنت و ملامت ہے۔"

مایوس نہ ہو جاؤ، اپنی بساط کے مطابق عمل کرو اور دعاؤں کا بھی سہارا:

دعاؤں کا اہم رول ہوتا ہے لیکن ان کے ساتھ عمل بھی لازمی ہے۔پیغمبر ابراہیمؑ کی زوجہ حاجرہؑ نے صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی 'حرکت' اختیار کی یعنی سعی کی، اور دعا کی اللہ (تعالیٰ) سے اور اسی وجہ سے ان کی دعا قبول کرلی گئی اس طرح سے کہ اس نے ایک پیالہ پانی کا طلب کیا اور بدلہ میں ہمیشہ ہی کے لئے زم زم کا چشمہ پالیا۔

ہم کو لازم ہے کہ ہم اپنے طور پر ضروری اقدام کریں اور باقی سب اس ذاتِ پاک کی مرضی پر چھوڑ دیں۔علامہ حلّیؒ نے ایک ضخیم کتاب کی نقل کرنا شام ہی سے شروع کیا حالانکہ یہ ایک بہت بڑا اور ناممکن کام تھا کہ صبح تک اسے انجام دیں۔ان کا کام تھا شروع کرنا اور امام کے طفیل میں کام پایہ تکمیل کو جا پہنچا۔

مدِّ مقابل، دشمن چاہے کتنا ہی طاقتور اور ناقابل شکست ہو، اس سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس سے ہم میں اپنی کوشش کو دوگنا کرنے کا جذبہ پیدا ہونا چاہیئے، اور چاہے ہمارے پاس ذرائع کی کمی کیوں نہ ہو۔تاریخ میں مثالیں موجود ہیں کہ ناممکن ممکن بنا دیا گیا ایک مختصر سے وقفہ میں۔مثال کے طور پر، بلال کو اس میں خوشی اور قناعت محسوس ہوئی کہ اس کو بغیر سزا کے اسلام کا پیرو

بننے کا موقع ملا مکہ میں لیکن اس نے کبھی بھی یہ تصور میں بھی نہیں لایا ہوگا کہ چند ہی سال کے عرصہ میں اس کو کعبہ کے مینار سے اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ہمارے امامؑ نے بھی ہمیں ہدایت کی ہے کہ ہم ان کی غیر حاضری (غیاب) میں مندرجہ ذیل کی تلاوت کریں۔

زیارت عاشورہ

http://www.duas.org/ziarat/ashura/ashura.htm

زیارت جامعہ

http://www.ziarat.com/jamea01.html

صلوۃ اللیل

http://www.duas.org/tahajjud.htm

امام سے متعلقہ دیگر دعائیں بھی ہیں مثلاً ندبہ، عہد، وغیرہ اوروہ

http://www.duas.org/jimamezaman.htm

اور

www.duas.org/sahraz/imammendihtm/indeximamendi.htm

ظہور بھی نیکی اور بُرائی کے درمیان جنگ وجدل کا ایک سلسلہ ہوگا۔ جیسا کہ سانحۂ کربلا۔ اس میں تمام جوان، بوڑھوں، مرد وزن اور بچوں کی شرکت ضروری ہے جیسا کہ کربلا میں چھوٹے بڑوں کو، تمام کے تمام کو جہاد کی راہ میں شرکت کرنا پڑا تھا، اتنا کافی نہیں ہوگا محض دیکھتے رہیں اور تماشائی بنے بیٹھے رہیں جیسا کہ جنگ خندق میں نیز دیگر جنگوں کے دوران عالم رہا پیغمبرؐ کے زمانہ میں۔

ہمارا امام ۱۱۷۰/ برس سے مسلسل انتظار میں ہے اور ان تمام سالوں تک مسلسل اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروفِ کار رہے۔ ہماری جانب سے ان کے لئے بطور نذرانہ ہمارے ان گنت جلسے اور جلوس، مجالس/ امداد اور ہمارے کام کی پیش کش ان کے حق میں ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو لازم ہے کہ اپنے اپنے طور سے ظہور امام کی شتابی اور عجلت کے لئے عمل پزیر رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رشد و ہدایات سے نوازے اور رہنمائی کرتے رہے اور امامؑ کے ظہور کو عجلت عطا کرے اور ہم کو ان کے پیروؤں میں قائم رکھے۔

For FREE Islamic Literatures write to :

World Islamic Network

(Regd. Public Trust No.: E. 14741 BOM)

67/69, H. Abbas (a.s.) Street, Dongri, Mumbai 400009. (INDIA)
Tel.: (91-22) 2343 3540 / 2343 4304 ● Fax : (91-22) 2374 5144
Email : winislam@vsnl.com ● Website : www.winislam.com
www.al-islam.org ● www.duas.org

Online shopping of Islamic books, Cds and Audio.
Visit: www.winbookshop.com